

**شرح :** صبح کو پرندہ جو فریاد و فغاں کرتا ہے، وہ میرے لیے دو دھاری تلوار ہے۔ اس کی ایک دھار تو یہ ہے کہ اس فریاد و فغاں میں میرا انداز ہے اور وہی سوز ہے، جو میری فریاد و فغاں میں پایا جاتا ہے۔ یہ رشک مارے ڈالتا ہے۔ دوسری دھار یہ ہے کہ اس کی صدا انہایت غم انگیز ہوتی ہے اور وہ جہاں جہاں پہنچتی ہے، درد کی آگ بھڑکا دیتی ہے۔

۶۔ **شرح :** خواجہ حالی فرماتے ہیں :

”ترے سر کی قسم ہے ہم کو“ اس جملے کے دو معنی ہیں۔ ایک یہ کہ تیرے سر کی قسم ہے، ہم ضرور اڑا دیں گے اور دوسرے یہ کہ ہم کو تیرے سر کی قسم ہے، یعنی کبھی ہم تیرا سر نہ اڑائیں گے جیسے کہتے ہیں کہ آپ کو تو ہمارے ہاں کھانے کی قسم ہے، یعنی کبھی ہمارے ہاں کھانا نہیں کھاتے۔“

ہم نے محبوب سے سر اڑانے کا وعدہ دوبارہ لینا چاہا۔ اس نے کہہ دیا کہ کو تیرے سر کی قسم ہے، گویا عاشق کو ضنطے میں ڈال دیا، کیونکہ سر کی قسم کا یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے: تیرا سر ضرور اڑا دیں گے اور یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے: ہرگز نہ اڑائیں گے۔ اور لطف یہ ہے کہ ”تیرے سر کی قسم ہے ہم کو“ کہا تو ہنس کر کہا۔

۷۔ **لغات۔** اہم : بہت زیادہ، بے حد۔

**شرح :** ہمارے لیے دل کو خون کرنے کی کوئی وجہ نہ تھی، لیکن کیا کرتے، مجبور ہو گئے۔ آنکھیں بالکل بے رونق ہو رہی تھیں۔ دل خون ہو کر ان میں نہ پہنچتا تو بے رونقی دور نہ ہو سکتی اور آنکھوں کی بے رونقی کا ہمیں بید پاس و لحاظ تھا، لہذا دل کو لہو میں تبدیل کر دیا تاکہ وہ بہ کر آنکھوں میں پہنچے اور ان میں خونین آنسوؤں سے تازگی و شادابی پیدا ہو۔

۸۔ **شرح :** تمھاری نزاکت کا یہ حال ہے کہ میں نے فریاد و فغاں چھوڑ